بسم اللہ الرحمن الرحیم

منیٰ میں قیام نہ کرنے سے کفارہ لازم آئے گا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کسی نے منی میں قیام نہ کیا تو کیا اس پر کفارہ لازم آئے گا؟

جواب

آٹھ ذوالحجۃ الحرام کا دن اور نویں کی رات پھر دس، گیارہ اور بارہ ذوالحجہ کی راتیں منیٰ میں گزارنا سنتِ مؤکدہ ہے، اگر کسی نے منیٰ میں قیام نہ کیا، تو ترکِ سنت کے سبب اساءت کا مرتکب اور ثوابِ عظیم سے محروم ہوگا، تاہم اس سبب سے اس پر کوئی کفارہ یعنی دم یا صدقہ وغیرہ لازم نہیں ہوگا، لہٰذا بلاعذرِ شرعی اس کو ہرگز نہیں چھوڑنا چاہیے۔

فتح القدیر میں ہے: ”ویکرہ أن لا یبیت بمنی لیالي الرمي لأن النبي علیہ الصلاۃ والسلام بات بمنی، وعمر رضي اللہ عنہ کان یؤدب علی ترک المقام بھا. ولو بات في غیرھا متعمدا لا یلزم شيء عندنا“ ترجمہ: رمی کے دنوں کی راتوں میں منیٰ میں قیام نہ کرنا مکروہ ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منیٰ میں قیام فرمایا، اور حضرتِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ منیٰ میں قیام چھوڑنے پر تادیب فرمایا کرتے تھے۔ البتہ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر منیٰ کے علاوہ کسی دوسری جگہ رات گزارے تو ہمارے (احناف) نزدیک اس پر کوئی چیز (دم وغیرہ) لازم نہیں ہوتی۔ (فتح القدیر، کتاب الحج، باب الاحرام، جلد 2، صفحہ 502، مطبوعہ دارالفکر، بیروت)

فتاوی عالمگیری میں ہے: ”(وأما سننہ) فطواف القدوم والرمل فیہ أو في الطواف الفرض، والسعي بین المیلین الأخضرین، و البیتوتۃ بمنی في لیالي أیام النحر، والدفع من منی إلی عرفۃ بعد طلوع الشمس، ومن مزدلفۃ إلی منی قبلھا کذا في فتح القدیر“ ترجمہ: (اور حج کی سنتوں میں سے) طوافِ قدوم اور اس میں یا فرض طواف میں، رَمَل کرنا، دونوں سبز میلوں کے درمیان سعی کرنا، ایامِ نحر کی راتوں میں منیٰ میں قیام کرنا، طلوعِ آفتاب کے بعد منیٰ سے عرفات کی طرف روانہ ہونا، اور مزدلفہ سے طلوعِ آفتاب سے پہلے منیٰ کی طرف روانہ ہونا ہے۔ جیساکہ فتح القدیر میں ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد 1، صفحہ 219 مطبوعہ کوئٹہ)

مناسکِ ملا علی قاری میں ہے: ”البیتوتۃ بمنی لیلۃ عرفۃ ای لا بمکۃ۔۔۔ھذہ۔۔۔السنن المؤکدۃ۔۔۔وحکم السنن الاساءۃ بترکھا وعدم لزوم شئی من دم وصدقۃ۔“ یعنی شب عرفہ، منی میں گزارنا سنت ہے، نہ کہ مکہ میں۔ یہ مؤکدہ سنتیں ہیں، اور مؤکدہ سنتوں کا حکم یہ ہے کہ ان کا ترک اساءت ہے، لیکن ان کے ترک سے کوئی دم یا صدقہ لازم نہیں آتا۔ (مناسک ملا علی قاری، صفحہ 82، مطبوعہ کوئٹہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : ابو الفیضان مولانا عرفان احمد عطاری مدنی

فتوی نمبر : FatwaQA-059

تاریخ اجراء : 27 ربیع الاول 1448ھ/10 ستمبر 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net